بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ہے ... مابعد للعہ

سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۴۱

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۴

آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ ۔ سر ابجہان منتظر خوش باش کامد ولستان

۱۲ شوال ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء

گرچہ گوہم باتو گرآئی چہادر قادیان نبینی ۔ ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی




## شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔ عـــہ

معاونین درجہ اول جن کو عام پر کسی ایک کے اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔ عـــہ

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ہے غرباء سے جنکی آمد ماہوار عـــہ ہو یا کم صرف عـــہ عام قیمت بالعد للعہ

فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب بالعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

توکل ..... عـــہ افریقہ ..... للعہ

مینجر

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقیں
آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

## دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(کتبہ عاجز محمد حسین احمدی)

# اجرت اشتہارات

| تقسیم صفحہ | سال | چھ ماہ | تین ماہ | ایکماہ | ایکبار |
|---|---|---|---|---|---|
| پورا صفحہ | ۲۰۰ | ۱۱۰ | ۶۰ | ۲۵ | ۸ |
| ½ صفحہ | ۱۱۰ | ۶۰ | ۳۵ | ۱۴ | ۴ |
| ایک کالم | ۷۵ | ۴۰ | ۲۵ | ۹ | ۳ |
| ½ کالم | ۴۰ | ۲۰ | ۱۳ | ۵ | ۲ |
| ⅓ کالم | ۲۶ | ۱۴ | ۹ | ۳ | ۱¾ |
| ¼ کالم | ۲۲ | ۱۲ | ۷ | ۲½ | ۱⅛ |
| فی سطر | ۸ | ۴½ | ۲½ | ۱ | ۲ر |

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اسواسطے اسمیں زیادہ کوئی رعائت نہ ہوسکیگی۔ بیفائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالتمیں پیشگی آنی چاہئے مابعد کا کوئی حساب نہیں

(۳) اشتہار متواتر دیئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایکدفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا

(۵) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فیصدی لیاجاویگا بٹالہ قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کیگئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں انکا اشتہار بند کرکے انکی باقیماندہ اجرت کردیجاویگی۔

(۷) منیجر کا اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے منیجر کو دکھائے منیجر کو ... ہے منیجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار کو نامناسب سمجھے تو اسمیں مناسب تبدیلی کرے یا اشتہار کو بند کردے

(۹) اجرت بہرحال پیشگی لیجائیگی مابعد کا کوئی حساب نہ ہوگا

(۱۰) چونکہ اشتہارات کیواسطے صفحے مقرر ہیں اسواسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار لیا جا ... ئیگا۔

# مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کرو

سر الشہادتین۔ حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب اور ان کے مرید مولوی عبد الرحمن صاحب کی شہادت کا راز ۸ر

القول الصحیح ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ بابو محمد اسمعیل صاحب دہلوی ۵ر

" " ۲ ۲ر

تحذیر المومنین مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہوی

مجموعہ ازالۃ الوسواس " " " ۴ر

الموعظہ حسنہ " " " ۲/

آیات الرحمن " " " ۱۲ر

اعلام الناس " " " حصہ دوم ۳ر

سواد السبیل " " " ۱/

صیانۃ الناس " " " ۱/

صیان القرآن " " " ۳ر

سلسلہ احمدیہ کی مستورات کیواسطے نظم پنجابی /

اعجاز احمدی۔ مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی ۱ر

سر المکتوم " ۵ر

انوار اللہ۔ حیدرآبادی ملاں کے جواب میں ۸ر

تفسیر سورہ جمعہ۔ خطبہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۴ر

نور الدین (جواب دھرم پال آریہ) ۸/

رویائے صالحہ۔ مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی ۴ر

کامن مولوی غلام رسول صاحب /

عاقبۃ المکذبین ۱ر

ایقاظ النائمین ۶ر

آئینہ ڈکشنری ۶ر

الذکر۔ مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب ۲ر

وفات مسیح ۲ر

سراج الحق حصہ دوم ۱ر

کامن احمدی /

جنگ مقدس مباحثہ مابین حضرت مسیح موعود و عیسائیاں ۸ر

لکچر جو حضرت مسیح موعود نے لاہور میں دیا تھا ۲ر

سراج الحق حصہ ۲ /

جام شہادت /

اسلام اور اس کا بانی مصنفہ مولوی عبد العزیز صاحب ۱ر

سناتن دھرم ملقب حضرت مسیح موعود /

براہین احمدیہ ہر چہار جلد ۵ر

" مجلد ۱۲ر

درثمین مکمل ۶ر

" مجلد ۸ر

---

خط و کتابت کے وقت تمام خریداراں کو چاہیئے کہ اپنے نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں۔ بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ دیدیا کرتے ہیں۔ یہ نمبر خریداری نہیں ہے۔ بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے۔

نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہیئے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کریں۔ تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔

---

# آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لندن اسٹریلیا۔ افریقہ میں آنکھوں کی علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سی سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔

نور الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## فہرست مضامین





# بدر مسیح

۱۲ ۔ شوال سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹ ۔ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء

## خدا کی تازہ وحی

۲۲ ۔ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء ۔ ربّ احفظنی فانّ القوم یتخذونی سخرۃً ۔

ترجمہ ۔ اے میرے رب میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ہنسی کی جگہ ٹھہرالیا ۔

۲۳ ۔ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء ۔ انّ اللہ منّ علیکم ۔ واعطیک ما اعطیک ۔

ترجمہ ۔ خدا نے تیرے پر احسان کیا اور میں تجھے وہ دونگا جو چیز دونگا

ان الذین لا یلتفتون الیک لا یلتفتون الی اللہ

ترجمہ ۔ جو لوگ تیری طرف التفات نہیں کرتے یعنی نظر انکار سے دیکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی التفات نہیں کرتے ۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا ۔

اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں ۔

## تصحیح

چونکہ گذشتہ پرچہ اخبار میں بعض غلطیاں رہ گئی تھیں اس واسطے وہ دوبارہ صحیح کر کے درج کئے جاتے ہیں :-

۱۵ ۔ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء ۔ قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۲) کشتیوں کا بیڑا غرق ہو گیا ۔ (کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے)

(۳) تیری دعا قبول کی گئی ۔

۱۸ ۔ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء ۔ رؤیا ۔ (۱) دیکھا کہ ہمارے باغ میں کئی ایک آدمی ایک چھت لگا رہے ہیں ۔ پھر غیب سے آواز آئی ۔ مبارک

(۲) پھر ایک نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اس کے بعد الہام ہوا ۔ ما وقفتُ موقفاً اغیظ من ھذا ان بطش ربّک لشدید

ترجمہ ۔ اس سے زیادہ غضبناک کسی موقعہ پر میں کھڑا نہیں ہوا تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے ۔

# بلادِ اسلامی

قبل ازین مسجد لنڈن کی تجویز کا ذکر بارہا کیا جا چکا ہے۔ مگر تازہ خبرون سے واضح ہوتا ہے کہ تجویز نے پختگی کی صورت قبول کر لی ہے اور اگر مطلوبہ سرمایہ حسب توقع جلد پہونچگیا۔ تو یہ مسجد محلہ پالس واٹر مین چند سال کے اندر بنکر تیار ہو جاوے گی۔ جبکہ انگریزون کو پنجوقت اسلامی موذن کی صدائے اذان کنیسون کے گھنٹون کی جھنکار مین سے بڑھکر سننے کا اتفاق ہوگا۔ اس وقت لنڈن مین پچیس ہزار مسلمان ہین جن کے لئے ایک شاندار مسجد کا ہونا ضروری تھا۔ اس مسجد کا نقشہ مشہور معمار چیمبرسن نے تیار کیا ہے۔ جو مشرقی طرز عمارت سے خوب ماہر ہین اور انہی نے شہر دادکن کی مسجد کا بھی نقشہ تیار کیا تہا۔ مسجد کے واسطے ایسی جگہ تلاش کی جارہی ہے۔ جو صاف اور نمایان ہو۔ انگلش اخبارات لکھتے ہین کہ یہ مسجد لنڈن کی خوش نما اور عظیم الشان عمارتون کے سلسلہ مین قابل قدر اضافہ کرے گی۔ اس کا طول ۱۸۰ فٹ اور عرض ۱۵۰ فٹ ہوگا۔ انجینیر کی رائے ہے۔ کہ مسجد سنگ سفید کی ایک ڈال بنائی جاوے مگر تعمیر مسجد کی کمیٹی کے ممبرون مین سے چند لوگون کا خیال ہے۔ کہ اس کا رنگ سبز رہنا چاہیئے۔ جو خاص اسلام کی علامت ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ اُسے دولون رنگ سے ملا جلا بنایا جاوے اس کے منارے اور گنبد روضہ تاج گنج کی طرح طلائی کام سے آراستہ کئے جائینگے۔ ایک لاکھ پونڈ مسجد کی لاگت کا تخمینہ ہے۔ اور تین سال مین بن کر تیار ہوگی۔

ہمعصر اللواء نے مسئلہ طور سیناء کا فیصلہ آخری وزارت داخلیہ سے حاصل کر کے شائع کیا ہے۔ ہمعصر موصوف نے جو نوٹ اس فیصلہ پر لکہا وہ حسب ذیل ہے۔ ظاہر ہے کہ جزیرہ نما طور سینا باعتبار جنگی مرکز کے نہ بسبب زرخیزی کے بڑی مہتم بالشان جگہ ہے فاتحانِ مصر قدیم زمانہ مین اسی راہ سے آئے تہے اور اسی راستہ سے جاکر شام وغیرہ کو مصریون نے فتح کیا تہا۔

عباس پاشا کے تخت پر بیٹھتے ہی انگریزون نے چاہا کہ وہ مثلث جو سویز سے شروع ہوکر رافح اور عقبہ تک پہونچتا ہے۔ مصری مملکت مین شامل ہو جائے۔ لیکن کامیابی نہین ہوئی۔ دوسری طرف حجاز ریلوے کا کام جاری ہوگیا جس کی وجہ سے ترکون کا اثر اس نواح مین بہت بڑھ گیا۔ بالآخر قلعجات کی تعمیر مذکور مثلث زمین مین شروع کر دی اور بجٹ سے ایک رقم صرف کے لئے الگ کی گئی۔ دولت علیہ اس سے غافل نہ تھی۔ جب اس نے یہ کارروائی دیکھی۔ تو طابہ پر قبضہ کر لیا۔ اس موقعہ سے فایدہ اٹھانے کے لئے انگلستان نے بڑی کوشش کی اور خط وکتابت کے علاوہ جنگی جہاز دولت کو بہی نقل وحرکت دیگئی۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ اس کا کچہ فایدہ مرتب نہ ہوا۔ اور مسئلہ طور سینا نے کوئی نئی صورت اختیار نہ کی۔ کیونکہ سلطان المعظم کا منشا بجز اس کے اور کچہ نہ تہا۔ کہ یہ جزیرہ نما اپنی اصلی حالت پر باقی رکہا جاوے گا اور قلعجات تعمیر نہ ہون اس مین شک نہین کہ انگلستان نے موقع پاکر مصر مین اپنی قوت بڑہا دی ہے۔ مگر اس کی وجہ وہ خیال اور اثر ہے۔ جو مشرقی اقوام مین روسی شکستون سے یورپ کے نزدیک پیدا ہوا ہے مصر کی حالت مین فوج کے بڑہانے یا گھٹانے سے کوئی فرق نہین آسکتا۔

صرف بیروت حجاز ریلوے کے لئے ایک ملین قرش چندہ جمع ہوا ہے اور بڑی سرگرمی سے اطراف ملک مین روپیہ فراہم کرنے کی تدبیر کی جارہی ہے حجاز ریلوے کے منتظمون کو حال ہی مین حکم دیا گیا ہے۔ کہ جسقدر فوجی لوگ لائن پر کام کر رہے ہین۔ ان کے کام کا باضابطہ رجسٹر تیار ہوتا کہ ہر ایک کے لئے علی قدر مراتب انعامات دئے جاوین۔ صدر کمیشن حجاز ریلوے نے تاکید کی ہے۔ کہ حجاز کی راحت رسانی مین کسی قسم کی کمی نہ ہو اور کرایہ ریل مین بہی حتی الامکان تخفیف کی جاوے۔

شیخ کویت مبارک بن صباح کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اب وہ راہ راست پر آگیا ہے۔ حال ہی مین گورنر بصرہ نے نہر زبیدہ کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی جس کے جواب مین شیخ نے دو سو ترکی پاونڈ روانہ کر دئے اور اپنی اخلاص مندی کا یقین دلایا۔

قسطنطنیہ کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ایڈریانوپل کے قریب ترکی فوجون مین مصنوعی جنگ ہونیوالی ہے۔ ایک فریق کی کمان سردار عارف پاشا کرینگے اس جنگ مین ساٹھ رجمنٹین شامل ہونگی۔ سرحد بلغاریہ پر جو ۴۸ ہزار بہادر پڑے ہوئے ہین۔ وہ بہی اس جنگ مین حصہ لینگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب کی یہ جنگی مصنوعی کارروائی ترکی قوت وجبروت کے ظاہر کرنے کے لئے کی جائے گی۔

سلطان المعظم نے عبدی پاشا کی مسجد واقع شہر دونیہ کی مسجد کی مرمت کے لئے جیب خاص سے ۱۷۰۳ پونڈ ترکی مرحمت کئے ہین اور حکم دیا ہے۔ کہ جس مسجد مین مرمت کی ضرورت ہو فوراً اطلاع دیجائے۔

ایران اور مراکش کا حال قریب قریب یکسان ہے یہان بہی سلطنت کے پاس خرچ نہین ہے وہان بہی خزانہ خالی ہے۔ حال ہی مین جرمنی وزیر متعینہ مراکش نے تجویز کی ہے کہ گورنمنٹ مراکش کی ضرورت کے رفع کرنے کے لئے قرضہ دلایا جاوے۔ اس کے علاوہ آجکل پھر مراکش کے مختلف حصص مین بدامنی کی وارداتین ہورہی ہین۔ چنانچہ فرانسیسی تاربرقی کے دریائی حصہ کو تانجیر سے چند میل کے فاصلہ پر قبائل والون نے کاٹ ڈالا ہے۔ جس پر فرانسیسی حکام برافروختہ ہین۔

چونکہ ایک انگریز اور ایک اسپین کا شخص الجیریا مین مقید ہوگیا ہے۔ لہذا فرانس اور اسپین اپنی پولیس مراکش مین مقرر کرنے کے استحقاق پر بڑا زور ڈال رہے ہین جو انہین الجیرس کانفرنس مین دیا گیا ہے اور ہر ایک دولت نے ایک ایک جنگی جہاز روانہ کر دیا ہے۔ اس عرصہ مین رسولی نے شہر ارجیلا پر قبضہ کر کے امن وامان قائم کر دیا۔ مگر بعد کی خبر ہے کہ مسئلہ مراکش بڑی نازک حالت پر پہونچگیا ہے باغی ہنوز ارجیلا پر قبضہ کئے ہوئے ہین۔ ارجیلا کی حفاظت قابل اطمینان نہین ہے۔ فرانس نے دو اور جنگی جہاز روانہ کئے ہین۔

مراکو۔ کی حالت اس درجہ نازک ہوگئی ہے

کہ آخر فیصلہ تلوار پر معلوم ہوتا ہے یہ پیر خمیدہ پشت جس کے صدقہ میں لوگوں کو تاج ملتے ہیں اور جو باوجود تیغ ہادی کے دشمن کے منہ پر سوائے راستی کے دم نہیں مارتا۔ آج فرانس اور مراکو کی قسمت کا فیصلہ اس قدیم اسلامی سرزمین میں یہی پیر خمیدہ پشت (تلوار) صاحب کریں گے۔ فرانس نے اپنے جنگی بیڑے کو تیاری کا حکم دیا ہے۔ بری فوجیں جو تونس اور الجیریا میں ہیں۔ لمحی حکم سے بڑھنے کے لئے تیار ہیں۔ پائنیر صاحب یہ گوہر افشانی فرماتے ہیں۔ کہ مراکو میں امن قائم کرنے کے لئے فرانس کو تنہا چھوڑ دیا جاوے۔ وہ بہت عمدگی سے اس کا فیصلہ کریگا۔ قیصر ولیم نے اگر دخل نہ دیا۔ تو مراکو مسئلہ اور پیچیدگی ہمیشہ کے لئے طے ہو جائے گی اور جو قیصر ولیم بیچ میں اکودے تو بے شک سلطان مراکو کی بن آئے گی۔ اور انہیں دو یوروپی طاقتوں کو ٹکرا دینے کا اچھا موقع ملیگا۔ یہ پائنیر کی رائے ہے۔ جس کو ہم تسلیم نہیں کرتے مراکو جیسا کہ دکھایا گیا ہے۔ منہ کا نوالہ نہیں ہے فرانس اگر مراکو کو بالکل زیر و زبر بھی کر ڈالیگا۔ تو خود کھوکھلا ہو جاوے گا۔ اور اس کے لئے ایک عرصہ درکار ہے۔ مراکو میں کئی لاکھ شائستہ خرچ موجود ہے اور اگر قبائل میں مذہبی جنگ کا وعظ کیا گیا۔ تو ایک آگ لگ جاوے گی۔ عربی پاشا کی جنگ مصر میں قبائل میں مذہبی جنگ کی آگ لگتی چلتی تھی۔ کہ انگلستان کی فوری عاقلانہ کارروائی نے اسے ٹھنڈا کر دیا اور نہ پھر سنبھالنے نہ سنبھلتی یہی کیفیت مراکو کی ہے۔ اس کی کمزوری کا نقشہ ہمارے سامنے کھینچا جاتا ہے۔ اس کا اندرونی فساد دکھایا جاتا ہے۔ کہ فرانس کے صرف ایک ہی تھپڑ کا ہے۔ ایسی ایسی بے سر و پا باتیں ظاہر کی جاتیں۔ یہ بات تو ہرگز نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ فرانس ایک زبردست یوروپی طاقت ہے۔ لیکن ہاتھ ملنے پر معلوم ہو گا۔ کہ کتنا بار اس کے خزانہ اور سلطنت پر پڑتا ہے۔ جو کچھ اس وقت مراکو میں بدامنی وغیرہ ہو رہی ہے۔ یہ سب فرانس کا صدقہ ہے۔ اسی کے حکام ... ... ہے جہد بعد دعوے ابر نبادیا ہے مفسدوں کو ہتھیار وغیرہ آزادی سے دئے جاتے

ہیں جس کا اظہار کئی بار ہو چکا ہے۔ یہ متمدن سلطنت ہے اور انسانی محبت ہے۔ ایسی ... ... ... دنیا میں کوئی سلطنت نہ ہو گی۔ جو فرانس کی ہے۔ (اہل فقہ)

## مصر میں قیام پارلیمنٹ کی تحریک

لارڈ ریپن بالقابہ نے ۱۰ ماہ رواں کو اپنی تقریر ضیافت گلڈ ہال میں مصر کے متعلق جس پالسی کا اظہار فرمایا ہے اس کے سلسلہ میں آزاد خیال و انصاف پسند مدبرین انگلستان کو یہ دریافت کر کے مسرت ہونی چاہیئے کہ مصر میں قیام پارلیمنٹ کی ضرورت پر لوگوں کا خیال آہستہ آہستہ رجوع ہوتا جاتا ہے چنانچہ نامور ہمعصر المؤید تحریر کرتا ہے۔ کہ اب مصر میں خود مختار شخصی حکومت کی مضرتیں پوری طرح ظاہر ہو چکی ہیں اور مصر و انگلستان دونوں ملکوں کے عام و خواص لوگوں پر یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ کہ خود مختار حکمران خواہ کیسا ہی خواہان عدل و انصاف کیوں نہ ہو مگر وہ ملک کا حسب دلخواہ انتظام نہیں کر سکتا اس لئے مصر کی حالت درست کرنے کے معنے یہ ہوں گے کہ اسے نیابتی حکومت عطا کی جاوے اور حضور ملک معظم انگلستان کے اس زرین قول سے کہ ہم نے جسقدر انگلش نوآبادیوں کو پارلیمنٹری حکومت عطا کی وہ بہت خوشحال اور ترقی یافتہ ہو گئی ہیں۔ مصر کو متمتع ہونے کا موقعہ دیا جاوے مصری قوم کی آئندہ زندگی اور خوشحالی کا مدار اسی قائم مقام حکومت پر ہے اور اگر دولت انگلشیہ ہماری بہی خواہ ہے اور ہم کو ظالموں کے چنگل میں پھنسانا نہیں چاہتی تو اس کا عملی ثبوت اس طرح مل سکتا ہے کہ وہ مصر کو پارلیمنٹری حکومت عطا کرے۔ (پیسہ)

## عثمانی تجارت

اخبار اقدام (ترکی) نے ایک طویل آرٹیکل میں بڑی خوبی کے ساتھ عثمانی بحری تجارت کی کمزوری عیان کر کے سلطنت اور قوم کو اس کی درستی اور اصلاح حال پر توجہ دلائی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے بحری مقبوضات کی وسعت اپنے حسب حال بحری طاقت کی طلب گار ہے۔ بحری تجارت کی خدمت کا بڑا حصہ بادبانی کشتیوں اور جہازوں پر موقوف ہے کیونکہ قریب قریب کے ساحلی مقامات پر مال کا لانا اور لے جانا انہی کشتیوں کا کام ہوتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے ایسی کشتیوں اور جہازوں کے لئے کافی تعداد کے محفوظ گھاٹ موجود نہیں ہیں جن میں طوفان کے وقت انہیں پناہ مل سکے۔ علاوہ بریں چونکہ جہازوں اور کشتیوں کے مالک تاجر لوگ نہیں ہیں۔ اس لئے تجارت میں جس کفایت شعاری کی ضرورت ہے۔ اس سے یہ لوگ بالکل ناواقف ہیں اور اپنی گرانی کرایہ و تاخیر سفر سے کاروبار کو پنپنے نہیں دیتے حکومت سنیہ نے جہازرانوں کو بغرض مرمت سرکاری جنگلات سے مفت لکڑی کاٹنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ مگر جہازران اس استحقاق سے ناجائز فایدہ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ آئندہ ان کے معتمد ہونے پر زیادہ زور دیا جاوے اور جہازی بیمہ کی ایک کمپنی بھی قائم ہو۔ اس سے دولت عثمانیہ کی بحری تجارت کو بڑا فایدہ پہنچے گا۔

## یاد رفتگان

اہل مصر مرحوم احمد منشاوی پاشا بے مثل مخیر کی برسی کرنے اور بہی خواہان قوم کو یاد تازہ کرتے رہنے کی فکروں میں مصروف ہیں۔

## علمی رند

دولت عثمانیہ نے ارادہ کیا ہے کہ بغداد سے موصل تک اور بصرہ سے مسکنہ تک اسٹیمروں کی آمد و رفت کا سلسلہ قائم کیا جاوے اسی لئے صدر اعظم نے گورنر بغداد کو ہدایت فرمائی ہے کہ کپتان زکی بک اور مسیو دجل کو دجلہ اور فرات دونوں دریاؤں کی دیکھ بھال کے لئے بھیجیں اور یہ دونوں شخص علم ہندسہ کی رو سے ان کی حالت کو جانچ کر رپورٹ پیش کریں۔ کہ آیا ان میں جہازرانی ممکن ہے یا نہیں۔ اور غیر ممکن ہے۔ تو کن تدابیر کے استعمال سے اسے ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ (پیسہ)

# انتخاب الاخبار

**طاعون کا کیڑا** جب یہ مرض ہانگ کانگ مین پھیلا تو وہان گورنمنٹ نے ایک جاپانی ڈاکٹر کو جانچ اور تحقیقات کے لئے روانہ کیا۔ اس نے طاعونی مردون کی اندرونی گلٹیون کی اندرونی تشریح کی اور ان مین ایک گاڑھی چیز بھری ہوئی پائی۔ جس مین بے شمار پتلے پتلے سفید ریشون کی طرح کی شے تھی اور اسی کو آجکل ڈاکٹر طاعون کے کیڑون کے نام سے موسوم کرتے ہین یہ کیڑے قد و قامت مین اس قدر چھوٹے اور باریک ہوتے ہین۔ کہ سینکڑون سوئی کی نوک پر آجاتے ہین۔ مگر نشو و نما کے زمانہ مین کبھی بڑے اور کبھی چھوٹے ہو جاتے ہین اس امر کی نسبت یہی کیڑے طاعون کی بنیاد ہین۔ جاپانی پروفیسر ڈاکٹر کیٹیسیٹو اور دوسرون کی تحقیقات کا ماحصل یہ ہے۔ کہ ان کیڑون کا طاعون سے ضرور تعلق ہے۔ اس لئے کہ اوّلاً تو یہ ہر طاعونی مرض پر مین پائے گئے۔ دوسرے اگر ابتدا میں نمایان نہ ہون۔ تو بیماری کے کسی درجہ مین ضرور دکھائی دیتے ہین۔ حالانکہ تندرست آدمیون مین ان کا کوئی وجود موجود نہین ہوتا اور نہ ہی بیماریون مین پائے جاتے ہین۔ جب کوئی شخص پہلے بیمار ہوتا ہے تو کیڑے ان گلٹیون مین پائے جاتے ہین۔ جن مین تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور جیسا جیسا بیماری کا زور ہوتا ہے۔ کیڑے بدن کی اور گلٹیون مین پھیلتے جاتے ہین اور نہایت سخت حالت مین جبکہ مریض قریب المرگ ہو جاتا ہے۔ تو جسم کے تمام خون مین بھر جاتے ہین۔ نہایت غور اور احتیاط تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ کیڑے جاندار ہین اور بعض حالتون مین بہت جلد اور تعداد کثیر پیدا ہونے کی طاقت رکھتے ہین اور جب دیکھا جاتا ہے۔ کہ طاعون ایک شخص سے دوسرے شخص کو اور ایک مکان سے دوسرے مکان کو اور ایک شہر سے دوسرے شہر کو منتقل ہو جاتا ہے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کیڑون مین تعدی اور سرایت کی بہت بڑی قوت ہے۔ اب یہ دریافت ہوا ہے۔ کہ ان کیڑون مین ایک طرح کی نباتاتی خاصیت ہے اور جس طرح ایک کاشتکار ایک کھیت کو ربیع کی پیداوار کے لئے موزون خیال کرتا ہے۔ اور دوسرے کو فصل خریف کے لئے اسی طرح طاعونی کیڑے کی نسبت یہی کہا جاتا ہے۔ کہ اسے کہان نشو و نما حاصل ہوگی۔ پروفیسر ہافکن کا بیان ہے کہ جس زمین پر طاعونی کیڑون کی پرورش بنظر تحقیقات کی گئی ہے۔ اگر اس جگہ تھوڑا سا گھی یا مکھن لگایا جاوے۔ تو یہ کیڑے بڑی تعداد مین بڑھ جائینگے لیکن یہ ترقی بڑی تعداد اس پہلو سے نہایت حیرت انگیز ہے کہ اور کوئی کیڑا مکھن یا گھی کی آمیزش سے نہین بڑھتا ہے۔ پروفیسر ہافکن کے گھی ملانے کے اثر کو معلوم کیا اور یہی ان کے طاعونی ٹیکے کی بنیاد ہے۔ جسے وہ اپنی رصدگاہ بمبئی مین طیار کرتے ہین (رس)

---

**انگلینڈ مین عورتون کی کثرت۔** لندن نیوز کمال تشویش کے ساتھ قوم کو دو وحشت انگیز آفتون سے متنبہ کرتا ہے۔ لکھتا ہے کہ اب اس بات مین کوئی شک باقی نہین کہ دیوانگی روز بروز ملک انگلینڈ مین کرتی جاتی ہے۔ دیوانون مین یوماً فیوماً اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ جو لوگ عرصہ تک پاگل خانون مین زیر علاج رہنے کے بعد شفایاب ہو کر نکلتے ہین۔ گو بظاہر ہر طرح صحیح معلوم ہوتے ہین۔ مگر دراصل صحیح نہین ہوتے ان کے دماغون مین مادہ جنون پیدا ہوتا ہے اور ادنے سبب سے اعادۂ مرض ممکن ہے موجود اعصابی امراض متوارث ہوتے ہین اور جنون بھی اعصاب کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے اور جو دیوانے بظاہر صحت یاب ہو کر پاگل خانون سے نکلتے ہین۔ باسانی شادی کر لیتے ہین اور کوئی قانون ان کو شادی سے مانع نہین ہے پس اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ مادہ جنون نسلاً بعد نسلاً منتقلاً ہوتا جاویگا اور ایک زمانہ مین ملک دیوانون سے پر ہو جاویگا دوسری آفت یہ ہے۔ کہ بے شغلون کی تعداد روبترقی ہے۔ یہ لوگ قوی و تندرست ہین کام کرنے کے قابل ہین۔ کام ان کو دیا جاتا ہے اور اجرت معقول دی جاتی ہے۔ مگر یہ لوگ کام نہین چاہتے مگر گداگری اور بے فکری سے اوقات بسر کرنا چاہتے ہین۔ اس کے بعد اخبار مذکور سوال کرتا ہے۔ کیا انگلش گورنمنٹ ویسا ہی قانون ملک مین نافذ نہین کر سکتی جیسا کہ دوسرے ممالک مین نافذ ہے۔ یعنے ایسے لوگون سے بزور کام لیا جاوے۔ اور مطلقاً ان لوگون کو خیرات نہ ملنے پائے (یونین گزٹ)

**جاپان کا پولیس اور قید خانے۔** دنیا بھر مین سب سے اعلیٰ پولیس جاپان کی ہے۔ جاپان کے قید خانے بھی سادگی اور عمدگی مین اپنا نظیر نہین رکھتے۔ فرض کرو۔ کہ ایک باغ ہے۔ کہ جس مین چھوٹے چھوٹے درخت اور دیوار کی جگہ کانٹے دار جھاڑیان لگ رہی ہین۔ اس کو جاپانی جیل تصور کر لو۔ چھوٹے چھوٹے مکانات مین کسانون کی طرح رہتے ہین ہوئے آپ کو انسان ملین گے ان کو جاپانی قیدی سمجھ لو۔ ہر ایک قیدی اپنی بدنی طاقت کے مطابق کام کر رہا ہے۔ بعض تو چاول چھڑ رہا ہے اور یا پیس رہا ہے۔ بعض کاٹنے رنگ کا گاڑھا بن رکھے بوڑھے اور ضعیف قیدی کاغذ جدا کر رہے ہین تمام کہ کمائی مین سے فیصدی نفع ملتا ہے۔ نوجوان قیدی اسکول مین باقاعدہ تعلیم پا رہے ہین۔ قیدیون کا انتظام فوجی انتظام کا سا ہے۔ لیکن اس انتظام کا مدعا یہ ہے کہ قیدیون کی اصلاح ہو سکے۔ جب کسی قیدی کو رہائی ملتی ہے۔ تب اُس کے دوستون اور خاندانی لوگون سے اس بات کا قرار کر لیا جاتا ہے کہ وہ اس کی نیک چلنی کے ذمہ دار ہون گے۔ (یونین گزٹ)

یکم دسمبر سے صرف لاہور اور امرت سر کے درمیان اور ٹرینین آمد و رفت کرین گی۔"

شہر سیالکوٹ کی گنک منڈی مین آگ سے چار دوکانین جل گئین۔

پنجاب مین تاکید کی گئی ہے کہ تمام سکولون کے احاطون مین پیڑ سبزی وغیرہ کی آرائش کا خیال رکھین۔

پچھلے ہفتے ہندوستان مین طاعون کی ۴۷،۶۶ واردات تھین اور قریب پانچہزار فوتیان (۴۷۹۴)

پچھلے ہفتے پنجاب مین طاعون کی ۱۲۵ فوتیان تھین۔ صوبجات متحدہ مین ۷۵۶۔ لدھیانہ مین ۲۸۵

# فصل دین

## ۱

أعُوذُ بالله من الشیطٰن الرجیم۔ بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ والصلوٰة والسلام علےٰ محمد وآله واتباعه اجمعین اللّٰهم ارنا الحق حقا والباطل باطلا۔ ربِّ اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدة من لسانی۔

مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته۔ ایک رسالہ الہامات نام جو باطل کے حامی امرتسری مولوی کی طرف سے ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا۔ ڈیڑہ ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس خاکسار کی نظر سے گزرا۔ کسی خاص تحریک کی وجہ سے دل مین آیا کہ مختصراً مصنف صاحب کی استدعا پر اپنی رائے کا اظہار کرون۔ اسی اثنا مین پتہ لگا کہ اسی رسالہ کا نیا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ مین نے اس کو بہی منگوایا مگر بعض مشاغل کی وجہ سے مجھے آجتک فرصت نہ ہوئی۔ کہ مین اس کا مطالعہ بھی کر سکتا۔ مگر الٰہی حکمت سے باوجود میری اس قدر مصروفیت کے دل مین ایسی تحریک بار بار ہوتی ہے کہ مین اپنی علمی اس بے بضاعتی کی حالت مین بھی رسالہ ہذا پر جو کچھہ فہم مین آئے ناظرین کے سامنے پیش کرون آجتک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہل علم بزرگون مین سے کسی نے بھی اس رسالہ کے جواب پر قلم اوٹھانا غیر ضروری سمجھ کر توجہ نہین فرمائی۔ مگر مین نے ان تیز اور قوی تحریکات کو اس حکیم خدا کے پُر حکمت ارادہ کا یقین کر کے حسن نیت سے چاہا۔ کہ حسب موقعہ فرصت وقتاً فوقتاً اس پر کچھہ لکھدیا کرون۔ آج مجھے قدرے فرصت ملی ہے۔ بتوفیق الٰہی اس مضمون کا پہلا نمبر ہدیہ ناظرین ہے۔ آپ اس کو طبع فرماوین۔

ثوابِ باطل | اے گرفتار ہوا در ہمہ اوقات حیات
باچنین نفس لعین چون رسدت زد غنونی

مولف صاحب۔ پیشتر اس کے کہ موضوع کتاب پر نظر کرون آپکے اس رویا کے متعلق جس کو جناب نے دیباچہ مین درج فرما کر قابل ملاحظہ دیباچہ قرار دیا ہے۔ تھوڑا سا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون۔

(آپنے لکھا ہے کہ استخارات کے بعد مین نے خواب مین جناب مرزا صاحب کو دیکھا کہ آپ ایک سفید فرش پر بیٹھے ہین مگر تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ آپ کا لکھنو کے شہدون کی طرح سکڑا سا چہرہ رنگڑ کرکتری ہوئی داڑہی ہے جس کی تعبیر آپکے ذہن مین یہ آئی ہے۔ کہ "انجام اچہا نہین" اس خواب اور اس استخارہ کے افترا ثابت کرنے کے لیئے مجھے اپنی طرف سے بیان کرنے کی زیادہ ضرورت نہین بلکہ آپ کے رسالہ کے متضاد اور متناقص بیان جو اسی موقع پر مضمون خواب مین لکھے گئے خود صاف شہادت دیتے ہین کہ آپنے دروغ مصلحت آمیز سے کام لے کر اس خواب کا افترا کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کو خدا پر بھی ایمان نہین کیونکہ جس شخص کو خدا پر ایمان ہوتا ہے۔ وہ ایسی جرأت اور بے باکی سے الله تعالےٰ پر جھوٹ نہین بول سکتا (۹۴) خدا کے لئے آپ غور کرین کہ آپکے نزدیک جیسا کہ رسالہ ہذا سے جا بجا معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ امر ایمانی اور فیصلہ شدہ قرار پا چکا ہے کہ "حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ سراسر نصوص شرعیہ کے خلاف ہے اور مرزا صاحب کے معاملہ مین کسی خواب یا استخارہ پر اعتبار کرنا دعوی مساوات معصوم (صلی الله علیه وسلم) کے برابر ہے"۔ آپ کے اس بیان کردہ اور شائع شدہ اعتقاد کے ہوتے ہوئے جناب کا یہ لکھنا کہ مین نے رنج اور کدورت سے دور ہو کر جناب باری مین دعائین کین کہ مجھہ پر حضرت مرزا صاحب کے متعلق انکشاف ہو جائے۔ کس قدر صریح جھوٹ اور بے ایمانی ہے آپ نے اس جگہ اپنی ان دو متناقص تحریرون کو پبلک کے سامنے پیش کر کے اپنی اُس کامل دجالیت کا ثبوت دیا ہے۔ جو آپ کا فطری اور دائمی وتیرہ ہے۔ ایک طرف سب سے پہلے اپنا فیصلہ شدہ اعتقاد آپ یہ بیان فرماتے ہین کہ مرزا صاحب کے معاملے مین کسی خواب یا استخارہ کا اعتبار کرنا انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعوےٰ ہے اور دوسری طرف آپ یہ کہتے ہین کہ انکشاف حقیقة کے لئے مین نے استخارات سے کام لیا۔ حالانکہ ایسے انکشاف آپ کے اعتقاد کے بموجب سراسر فضول اور محض بے حقیقت ہین۔ پہر وہ کیا انکشاف تھا۔ جس کیواسطے استخارات کے ذریعہ سے الله تعالےٰ سے التجائین کرنا بیان فرماتے ہین کیا یہ آپکا ایمان تھا کہ اگر حضرت مرزا صاحب کی تصدیق اور تائید کے متعلق کوئی رؤیا یا الہام یا کشف ہوا تو مین اس نفس اور مطاع انسان کے دعاوی پر صدق دل سے ان بے ایمانیون کو چھوڑ کر ایمان لے آؤنگا۔ نہین اور ہرگز نہین۔ آپ نے عوام کو جس جال مین دہوکے سے پھنسانا چاہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ جو آپ کی اس رسالہ کے متعدد موقعون پر پایا جاتا ہے۔ اور جس کا مفہوم آپ کے لفظون مین یون ہے۔ "اس خواب کے بیان کرنے سے (جس کو آپ نے الله تعالیٰ پر افترا بنایا ہے) میرا صرف یہ منشا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کے دعوٰن کو اپنے خوابون کی بنا پر مان لیتے ہین ان کو مطلع کرون کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچنے کے مدعی ہین وہ موصل الی الحق نہین"۔

پہر آپ لکھتے ہین۔ کہ اہل علم میری اس حرکت (یعنی رد استخارہ) پر ہنسین گے۔ کہ مین نے ایک بے ہودہ

---

+ اہل حدیث ہونے کا دعوےٰ اور استخارات اور رؤیا کے متعلق یہ گندہ اعتقاد کہ یہ سراسر بیہودہ اور لغو حرکتین ہین۔ اسلام کے بہت سے مسائل جن کی بنا رؤیا پر اور استخارات پر رکھی گئی۔ آپ کے نزدیک باطل معلوم ہوتے ہین۔

---

۞ ہان دلائل کے غور و فکر کے بعد بہت سے لوگون نے جناب باری تعالےٰ مین دعائین کین اور ان کو الرؤیا الصالحة بشرےٰ من الله اور من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطٰن لا یتمثل لی کے مطابق جناب الٰہی کی طرف سے انشراح صدر ہوا۔ جس پر امرتسری ملان مضحکہ اوڑا کر اپنی حدیث دانی کا ثبوت دیتا ہے

منہ

حرکت کی۔ کہ معصوم کے کلام پر غور کرنے کی بجائے اپنے دلون تک الہام و کشف کا منتظر رہا اس عبارت مین آپ خواب اور استخارہ کو ایسی لغو حرکت قرار دیتے ہین۔ جو آپ کو اہل علم کے مضحکہ کا موجب معلوم ہوتی ہے۔ اس اعتقاد کے ساتھ کیا کوئی سلیم الفطرت انسان آپ کے اس بیان کو کہ مین نے مرزا صاحب کے متعلق انکشاف حق کے لئے رنج اور کدورت سے پاک ہو کر دعائین کین۔ قابل تسلیم قرار دے سکتا ہے۔ جس شخص کے دماغ مین اس قسم کے عقاید موجود ہون۔ اس بیچارے سے یہ توقع ہو سکتی ہے۔ کہ مرزا صاحب کے متعلق حضور باری مین تضرع و زاری اور صدق دل سے انکشاف کا طالب ہوا ہو۔ جب یہ امر آپ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ نے کوئی استخارہ نہین کیا۔ اور نہ کوئی خواب دیکھا۔ کیونکہ آپ کے اعتقاد مین استخارات اور خوابین ایسی بیہودہ اور ناقابل وثوق چیز ہین کہ آپ اس کو قریب قریب دعوے نبوت کے یقین فرماتے ہین تو آپ کا اس کے برخلاف یہ لکھنا کہ مین نے حسب تحریر حضرت مرزا صاحب مندرجہ رسالہ نشان آسمانی استخارہ کیا ہے اور اس پر رویا کے ذریعہ یہ انکشاف ہوا ہے۔ جس کو آپ نے رسالہ مین درج فرمایا ہے کس قدر کذب صریح ہے۔

(۲) بالفرض اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ اپنے الوب خدعۃ پر عمل نہین کیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ پر افترار کیا ہے۔ اور یہ خواب آپ کی سچی ہے۔ تو بھی یہ تعبیر جو آپ نے کی ہے۔ آپ ہی کی مسلمات سے غلط ثابت ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کے متعلق آپ نے جو فیصلہ کیا تھا۔ اور جس کی تصدیق کے لئے آپ نے یہ استخارہ کر کے خواب دیکھنے کی سعی اور کوشش کی۔ وہ اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ آپ کا رویار حدیث النفس کے سوائے کچھ بھی وقعت نہین رکھتا۔ قربان نبوی ہمین اس بات سے روکتا ہے۔ کہ ہم آپ کے خواب کو اضغاث و احلام کے درجہ سے بڑھ کر کچھ وقعت دین۔ یہ مسلہ حدیث نفسہ" کا اصول پیش نظر رکھ کر آپ ہی ہمین بتائین۔ کہ آپ نے کس معیار سے اس رویار کو اور اس کی اس تعبیر کو جو آپ کے خیال مین آئی صحیح سمجھا ہے اس رویار کے حدیث النفس ثابت کرنے کے لئے یہ امر کافی ہے۔ کہ آپ جس شخص کے متعلق حق و باطل کا علم اللہ تعالےٰ سے حاصل کرنا چاہتے ہین۔ اس کے متعلق آپ پہلے ہی اپنے دماغ مین یہ فیصلہ کر چکے ہین کہ وہ باطل پر ہے اور اس کے علاوہ یہ امر بھی آپ کے یقین مین تھا کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کوئی مصدقہ رویار قابل وثوق نہین نیز جس نیت سے آپ نے اس استخارہ کا ارادہ فرمایا ہے۔ اس کا بیان آپ کے لفظون مین یون ہے (کہ میری نیت اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مرزا جی کے دعوون کو اپنی خوابون کی بنا پر مان لیتے ہین ان کو مطلع کرون۔ کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچنے کے مدعی ہین وہ موصل نہین ہین۔

حق پوش تم تو استخارہ کو ایک بیہودہ حرکت اور اہل علم کے مضحکہ کا موجب قرار دے کر اس مذکورہ بالا نیت سے استخارہ کرتے ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کا کلام انبیار اور رسل کے متعلق بھی یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ایسا کوئی رسول اور نبی بھی نہین کہ اس کی یہ حالت ہو۔ کہ جب کوئی تمنا کرے یعنی اپنے نفس سے کوئی بات چاہے۔ تو شیطان اس کی خواہش مین کچھ نہ ملا دے جبکہ کوئی رسول اور نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو چاہتا ہے اور شیطان اس مین بھی دخل دیدیتا ہے۔ تو آپ کی رویا اس قدر تلوث نفسانی کے ساتھ ہرگز قابل توجہ نہین ہو سکتی۔ آیت شریف ھل انبئکم علیٰ من تنزل الشیطٰن۔ تنزل علیٰ کل افاک اثیم"۔ جو آپ کے شایان حال ہے اور حدیث اصدقکم رویار۔ اصدقکم حدیثاً کو مد نظر رکھ کر فرمایئے۔ کہ آپ کی رویار کی تعبیر کس قسم کی ہونی چاہیئے۔ آپ کا کذب ثابت کرنے کے لئے آپ کی کتاب کا بھی مضمون جو خواب کے متعلق جناب نے دیباچہ مین لکھا ہے۔ کافی دلیل ہے۔ کہ آپ نے کس قدر جھوٹ سے کام لیا ہے۔ آپ کے اسی رسالہ کا پہلا ایڈیشن آپ کے ایک اور کذب کو ثابت کرتا ہے۔ جہان آپ نے لکھا تھا۔ کہ عبد اللہ آتھم ہم سے بذریعہ خط و کتابت پیش گوئی کے بعد بھی بحث کرتا رہا تھا۔ مگر اس ایڈیشن مین اس کو اڑا گئے۔ کہ کہین اس جھوٹ کی قلعی کھل ہی نہ جائے۔ علم تاویل رویا مین تمام راستباز معبرین کا یہ مسلم اصول ہے۔ کہ صالحین عباد اور انبیار کرام کو رویا مین اچھی حالت پر نہ دیکھنا بلکہ خواب مین ان کے مقدس وجود مین کسی نقص کا دیکھنا اس امر کی دلیل ہوتی ہے۔ کہ اسیقدر نقص اس رائی شخص کی حالت مین ہے جس نے ایسا رویا دیکھا۔ پادری عماد دین نے سرور کائنات خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو رویا مین دیکھا۔ کہ پادریون نے آپ کو آگ مین ڈال کر اور گرد احاطہ کیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بدبخت عیسائی ہو گیا۔ حالانکہ اصول تعبیر کے لحاظ سے اس خواب کی تعبیر بالکل برعکس تھی۔ اسی طرح آپ کی رویا کا حال ہے۔ لکھنو کے شہدون کی طرح سکڑا سا چہرہ اور داڑھی بالکل رگڑ کر کتری ہوئی .. رویا مین دیکھنا آپ کی حالت کا آئینہ تھا۔ جس قدر آئینہ مصفےٰ ہوتا ہے اسی قدر صفائی سے اصل صورت کا عکس پڑتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب کا مقدس وجود آپ کو ایک آئینہ کی طرح نظر آیا۔ جس مین آپ کو اپنی صورت نظر آئی آپ .. اپنے اس رسالہ مین حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ لکھتے ہین۔ کہ مجھے مرزا صاحب ایک سفید فرش پر بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ مگر جب آپ کا (موتلف رسالہ الہامات) ناپاک عکس اس مصفےٰ آئینہ پر پڑا۔ تو آپ کی صورت اس مین نمودار ہو گئی۔ اگر یہ نقشہ حضرت مرزا صاحب کی حالت کا تھا تو ابتدائے رویا مین آپ کو حضرت مرزا صاحب اپنے اصل مقدس وجود کیسا تھ

سفید فرش پر بیٹھے ہوئے نظر نہ آتے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ کدورت جو آئینہ میں نظر آئی ہے۔ کسی خبیث نفس کے اندرونی حالات کا انکشاف تھا۔

اب یہ امر قابل غور ہے کہ خود جناب کو لکھنو کے شہدون کے ساتھ خاص کیا مناسبت ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کی حالت اس صورۃ خاص پر اس آئینہ مین نمودار ہوئی۔ اس کے لئے ہم آپ کے سامنے سردست آپ ہی کی ذات کو بطور گواہ پیش کرتے ہین۔ اگر آپ لکھنو کے شہدون کے ساتھ اپنی مناسبت سے انکار کرینگے یا کوئی عذر پیش کرین گے تو ہم خود بشرط ضرورت اگر مناسب ہوا تو حسب اقتضائے موقعہ ذیل کی تین قسم کی شہادتین بطور مشتے نمونہ از خروارے اختصار کے ساتھ پیش کر دین گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جہان تک ہمارا یقین ہے۔ آپ کو ان شہادتون کی پذیرائی مین کوئی عذر نہ ہوگا۔ ہان اس پر بھی اگر آپ کے نزدیک ہماری پیش کردہ شہادتین ناقابل وثوق ہون۔ تو آپ ہم کو اور شہادتین پیش کرنے کے لئے بھی تیار پائین گے۔

ہماری ہر سہ موعودہ شہادات تفصیل ذیل ہونگی

(۱) پہلی شہادت تو آپ کے سکنہ بلدہ اور اہالیان شہر کی ہوگی۔

(۲) دوسری شہادت آپ کی تصانیف سے پیدا کردہ اور اس کے ساتھ اہل ملک کی تائیدات

(۳) تحصیل علم و ہنر کے زمانہ کی شہادت ہوگی جس کو ہم شہادت سمعی سے نامزد کرین گے۔ بوجہ اس کے کہ آپ کے بچپن کے زمانے مین آپ سے ہمین ذاتی نیاز حاصل نہین تھا۔ اس لئے ہم عینی شہادت پیش کرنے سے معذور ہین۔

نوٹ قابل غور۔ ہان مولوی جی آپ تو ختم نبوت کے قائل تھے۔ آپ نے کیسے اپنے اُستاد (من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی) کی طرح نبوت کا رنگ جمالیا*

---

* مولوی ثناء اللہ امرت سری کے نابینا استاد حافظ عبد المنان وزیر آباد کے رہنے والے ایک

---

نبوت ملنے کے متعلق اخبار اور تبلیغ کئے ہین اور یہ دونو کام آپ نے اس رسالہ کے ذریعے کئے ہین۔ کیونکہ آپ خود قبل از وقت یہ پیشگوئی شائع کرتے ہین۔ جو نبیون کی شان ہے کہ (مرزا جی کا انجام اچھا نہ ہوگا) اور پھر پیر گولڑوی کی ایک پیشگوئی کی تصدیق کرکے اس کی نبوت کے بھی قائل ہوئے ہین۔ اگر انکار ہو۔ تو آپ اپنے رسالہ الہامات کے تیسرے ایڈیشن کے صفحہ اوّل کو ملاحظہ فرماوین جہان پیر جی کی پیشگوئی اور اپنی تصدیق نقل فرمائی ہے۔ پیر صاحب کی پیش گوئی کے یہ لفظ ہین۔ (اس رسالہ کے ملاحظہ سے مرزائیون کے دل مین رعب ڈالا جائے گا۔)" اور آپ کی تصدیقی عبارت یون ہے کہ حضرت پیر صاحب کی یہ پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ کہ مرزا جی باوجود انعام کے اس رسالہ کا جواب نہ دے سکے۔ آپ کی دو پیشگوئیان اسی رسالہ مین اور بھی ہین جس کا بیان ٹائیٹل پیج کے صفحہ اوّل پر تیسرے ایڈیشن مین پیشگوئی کے طور پر یون کیا ہے "۔ ان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔ اور دوسری پیشگوئی کا ذکر رسالہ ہذا کے صفحہ ۵۳ پر جناب نے ان لفظون مین کیا ہے۔ لیکن یہ بھی پیشگوئی کے طور پر کہتے ہین کہ کسی مرزائی کو اس طریق سے مباحثہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی"۔ (باقی دارد)

---

+ بقیہ حاشیہ۔ تازہ اشتہار مین لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ وہ تمام لوگ جو قرآن کریم اور حدیث کا درس دیتے ہین وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے محبوب کے منصب نبوت کو جو نبیون کا کام ہے۔ اپنے ذمہ پر اٹھائے ہوئے ہین جس کا صاف مفہوم یہ ہے کہ ایکو بھی ادعائی نبوت کا دعوی ہے نیز۔ مولوی صاحب نے اپنے ایک رسالہ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئی مشابہتون کا اپنے وجود مین ذکر کرکے نبوت کی سیڑھی جمائی ہے۔ منہ

---

## وصیت

مَن مسمی محمد مستقیم ولد میان کریم بخش صاحب قوم لوہار ساکن موضع چھاپہ تحصیل و ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔ جو مین اپنی قلم سے خود لکھ دیتا ہون۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود کے رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مُرید اور پیرو ہون۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہون گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرۃ مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی یا آئندہ شائع ہون گی۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط قواعد اور شرائط شدہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ بائیسکل نوین چھبیس ۲۶ عدد اور تمام پرزہ جات بائیسکل اور سوئنگ مشین کے متعلق اور کچھ زیورات وغیرہ وغیرہ جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت تقریباً چار ہزار پانسو روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کا وضع ... ہوگا کہ میرے ... کر

بعد اس جایئداد کو میری بقیہ جایئداد سے الگ کر کر یا اس مین شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کر اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جایئداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایئداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جایئداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔ بحساب ۱/۳ حصہ کے۔ اگر خدانخواستہ میری جایئداد مذکور کسی وجہ سے کم ہو جاوے۔ تو ہر حالت مین انجمن احمدیہ ۱/۳ حصہ اس کے کی حقدار سمجھی جاوے گی۔ جو جایئداد میرے مرنے کے بعد ترکہ ہوگا۔ میری طرف سے ایک عرض ہے اگر میری اولاد اس وقت مین میرے مرنے کے بعد یہ درخواست کرے۔ کہ جایئداد ۱/۳ جو ہو اس کی قیمت علاوہ پختہ طور پر تحریر کرا کے ایک سو روپیہ ماہوار انجمن احمدیہ لیتی رہے۔ جب تک وہ تعداد پوری نہ ہو جاوے۔ یہ اس حالت مین ایسی بات اختیار کی جاوے کہ جس حالت مین میری اولاد کی طرف سے کوئی معتبر اور پختہ ضمانت دینے کو طیار ہو تاکہ بعد اس کے کوئی کسی طرح کا دہوکا صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ نہ ہو۔ اس درخواست کی منظوری پر موقع انجمن احمدیہ کے اختیار مین ہوگا۔ اس کے علاوہ تمام مال میرا حسب ہدایات قرآن مجید کے تقسیم کیا جاوے۔ اگر مین کسی جنون مین آکر یا کسی کے دباؤ مین یا کوئی اور وجہ سے وصیت کر دی یا آیندہ کرون اور وہ قرآن مجید کے خلاف ہو تو وہ ناجائز سمجھی جاوے۔ ہان اگر جس کے نام کی دیگر کوئی وصیت مین لکھون اور واقع اس آدمی کا بموجب مودہ قرآن کے حق ہے۔ تو جسقدر قرآن مجید کی حکم کی اس کو دینی طور پر مناسب اجازت دین۔ حقدار بن سکتا ہے۔ مین نے ایک عورت کے نام وصیتہ پانسو روپیہ کے متعلق کی تھی۔ اور بعد اس کے مجھ کو معلوم ہو گیا کہ سوائے محل کے خرچ کرنا گناہ ہے۔ سو وہ وصیت مین فسخ کرتا ہون۔ اور میرے مرنے کے بعد انجمن احمدیہ کو اپنا منفعت اور امین قرار دیتا ہون۔ جو اس وقت درمیان ہو کہ میری اولاد یا اور کوئی وارث ہو۔ غلط راہ اختیار کرا دے جس مین انہون کے ذلیل ہونے کا خطرہ نہ رہے اور وقتاً فوقتاً میرے تمام بھائی احمدی نگاہ رکھین۔ جزاکم اللہ خیرا۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون کہ بعد مین کوئی جایئداد اور ماسوائے جایئداد مذکورہ کے میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جایئداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہ وصیت ہے۔ کہ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین وصیت کیا ہے۔ مین ایسی کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہوون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جواب شائع ہو چکی ہین یا آیندہ شائع ہونگی۔ دارالامان قادیان مین پہنچا دے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرے مین رقم مذکور کو مجلس کے حوالہ کر دونگا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ ان اخراجات سے کم ہوون تو میری دیگر متروکہ جایئداد جو یہ وصیت کردہ جایئداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے

(۸) مین بھی اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکی۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جایئداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جائے اور جبتک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش کو اور کہین دفن نہ کیا جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین نہ دفن ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا یا میری جایئداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد

محمد موسیٰ بقلم خود یکم جنوری ۱۹۰۶ء

گواہ شد

عبید اللہ ٹھٹھو ساکنہ موضع چیاپہ جالوار دریکو ورکشاپ

گواہ شد

شاہدین ولد مولا بخش ساکنہ مادو ملازم ریلو ورکشاپ

## وصیت

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

**امّا بعد۔** (۱) مین مسمّی شاہدین ولد میان شیخ احمد صاحب مرحوم قوم عطار اصل وطن موضع ساہووال۔ تحصیل ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ حال اسٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے متعینہ اسٹیشن لارنس پور ضلع اٹک۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی

سے آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور اُن کا مُرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہُوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ بحول وقوت تعالیٰ پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میری جایداد اس وقت نقد روپیہ نقد ہے جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پراویڈنٹ انسٹی ٹیوشن میں میرے نام کا زیر ڈیپازٹ اکونٹ ۱۸۱۵ جمع ہے۔ جس کی تعداد ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۵ء کو بموجب اطلاع ڈیپازٹ اکونٹ ۳۶۶ روپیہ ۶ آنہ ۴ پائی تھی اور جو ملازمت کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اس جایداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جایداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جایداد کا دسواں حصہ اغراض ومقاصد صدر انجمن احمدیہ میں صرف کیا جاوے۔ باقی روپیہ دو تہائی بعد ادائے قرضہ جو میرے ذمہ ثابت ہو ورثا پر بموجب احکام شریعت اسلام تقسیم کیا جاوے مگر چونکہ میرا مدعا یہ ہے۔ کہ میری تمام وصیت کا عملدرآمد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہی معرفت اور نگرانی میں ہو۔ لہذا میں نے فارم آف ڈیکلیریشن سکرٹری انجمن مذکور کے نام مرتب کرکے ریلوے پراویڈنٹ انسٹی ٹیوشن میں داخل کردیا ہے اور اس کی ایک نقل بہ دستخط خود شامل وصیت ہذا کردی ہے۔ تاکہ اس کے مطابق یہ روپیہ جایداد انجمن مذکورہ بالا خود ہی ریلوے سے وصول کرے اور خود ہی حسب وصیت تقسیم کرے میرا کوئی وارث خواہ احمدی یا غیر احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جایداد میں مداخلت کرنے کا مجاز نہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد ماسوائے جایداد مذکور میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت کیا ہے۔ میں ایسی جایداد کو وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

البتہ میرے مرنے کے بعد جو زیورات وغیرہ میری ہر دو زوجہ کے قبضہ میں ہوں۔ وہ میری جایداد متروکہ میں متصور نہ ہوں۔ کیونکہ ان کی وہ ہر دو مالک ہوں گی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکی ہیں یا آئندہ شائع ہوں گی۔ قادیان دارالامان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو علیحدہ مجلس مذکور کے حوالہ کردوں گا۔ جس کا اعلان بھی مجلس مذکور کی طرف سے کرا دونگا اور اگر اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم الگ کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان ان اخراجات کو اس باقیماندہ حصہ جایداد سے جو فقرہ نمبر ۴ میں وصیت شدہ ہے پورا کرے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے باعث جن کا مجھے اسوقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر اور کہیں دفن کی جاسکتی ہے

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کراچکا ہوں گا ان کی بابت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کلی اختیار ہوگا کہ جس طرح مناسب سمجھے انہیں خرچ کرے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر اس وصیت کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ میری یہ وصیت رضاء الٰہی کا موجب ہو آمین۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار آمین یا رب العالمین ۔ ۱۲۔ مئی ۱۹۰۶ء

گواہ شد

عبدالرحمان ولد محمد موضع بہنوہ ضلع ہوشیارپور حال سٹیشن ماسٹر لارنس پور بقلم خود

گواہ شد

محمد عالم ولد میاں شاہ محمد مرحوم سکنہ جوڑیاں خورد ضلع سیالکوٹ حال چوکیدار ریلوے لارنس پور بقلم خود

العبد

عاجز شاہدین احمدی سٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے متعینہ لارنس پور۔

عیسائیون کی ہمت سے

# یسوع مسیح کی صرف ایک ہی

## پیشگوئی لفظاً پوری ہوئی

## اور وہ یہ ہے۔

یسوع نے کہا ہے۔ " مین صلح کے لئے نہین آیا بلکہ تلوار لے کر آیا ہون " مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون اور مین کیا ہی چاہتا ہون کہ لگ چکی ہوتی ..... کیا تم گمان کرتے ہو۔ کہ مین زمین پر میل کروانے آیا ہون۔ نہین! مین تمہین کہتا ہون بلکہ جدائی۔ کیونکہ اب سے ایک گھر کے پانچ آدمی تین دو کے برخلاف ہون گے۔ اور دو تین کے۔ اور بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے اور ماں بیٹی سے اور بیٹی ماں سے اور ساس بہو سے اور بہو ساس سے برخلاف ہوگی۔ دیکھو لوقا ۱۲ باب ۵۲ وغیرہ

مسیحی جنٹلمین اکثر اس بات پر زور دیا کرتے ہین۔ کہ ان کے مذہب مین حلم اور بردباری اور انکساری کی ایسی کامل تعلیم ہے۔ جو کسی دوسرے دین مین پائی نہین جاتی اور ان کے خداوند یسوع مسیح نے بھیڑون کی طرح مسکین مزاج اور منکسر الطبع ظاہر کرکے اپنے آپ کو برہ ثابت کر دکھایا اور بہت شد و مد کے ساتھ اپنی اس حلم طبع پر لوگون کو یقین دلانے کے لئے یہ تعلیم سنائی کہ اگر تم کو ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے۔ تو دوسری گال آگے کر دو۔

عیسائی دنیا مین یہ ایک ایسی مسلم اور مشہور و معروف تعلیم ہے۔ کہ جس پر ہر فرقہ کا عیسائی بڑا ناز اور فخر رکھتا ہے اور مذہبی کارزار کے میدان مین اس جملے کو بطور سپر لے کر طرح طرح کی کارروائیون سے عوام کو دھوکہ مین ڈالنے کے حیلے کرتا رہتا ہے

لیکن اگر غور کیا جائے اور نور قلب اور عقل سلیم کی معیار پر لگا کر دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتاً یہ تعلیم انسانی فطرت کی ضروریات اور لوازمات کو پورا کرنے سے بالکل عاری ہے۔ صرف یہین تک نہین۔ بلکہ نہایت پرلے درجہ کی دون ہمتی بزدلی۔ بے غیرتی۔ بے عزتی۔ بد انتظامی حق تلفی۔ غدر۔ بے مہری اور ..... وغیرہ سکھلانے اور نوع انسان مین پھیلانے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسرا ذریعہ نہین معلوم ہوتا انسان کو خدا تعالٰے نے مختلف قسم کی جایدادون کے مالک بننے کا جوہر عطا کیا ہوا ہے۔ زمین پانی۔ پہاڑ۔ چارپائے۔ اور ان کے اور ان کے ذریعے سے ہر قسم کے پیداوار کا انسان ہی مالک ہو سکتا ہے اور ہے۔ کوئی دوسرا حیوان اس مین اس کا شریک اور ہم پلہ نہین۔ اور اس کے مملوکات اس کی اولاد مین بذریعہ حق وراثت منتقل ہوتے ہین۔ جس کا مدار عورت اور خاوند کے جایز اور معروف تعلق پر رکھا گیا ہے ان تمام حقوق کی حفاظت کے لئے انسان مین مروت شجاعت۔ غیرت۔ انتظام اور محبت وغیرہ ضروری اجزاء اور اوصاف رکھے ہوئے ہین اور اپنے جایز اور صحیح حقوق کی حفاظت کرنا انسانی فطرت کا سب سے پہلا کام ہے۔ انسانی تمدن حقوق اور امن پر ہی قایم ہے اور عزت کی خواہش طبعی طور پر انسان کے رگ وریشہ مین رکھی ہوئی ہے۔ ان تمام کی حفاظت کے لئے جرأت اور انتظام اور شجاعت اور انتقام کو عمل مین لانا انسان کے لئے ضروری رکھا ہوا ہے انسان کا طبعی فرض ہے کہ موقع و محل پر ان قوتون کو استعمال مین لاوے اور معطل نہ کرے۔ انسان کو کب گوارا ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی دشمن یا ظالم جابر یا چور حرامکار آوے اور وہ اس کو ایک طرف طمانچے مارے اور یہ دوسری گال آگے کرے۔ یا وہ اس کو ایک طرف تلوار کا زخم لگادے اور یہ دوسری طرف اس کے آگے کر دے۔ یا وہ اس کا اندوختہ اٹھالیجاوے اور یہ اس کا باقی کا مال بھی دیدے۔ یا وہ اس کا بیٹا یا بیٹی اٹھالیجاوے اور یہ دوسرے بچے بھی اس کے حوالہ کر دے۔ یا وہ اس کی بیوی کو کھینچ کر لے جانا چاہے۔ اور یہ اس کے حوالے تمام اشیاء بھی کر دے۔ یا وہ اس کے ساتھ کوئی ظالمانہ حرکت کرنا چاہے۔ اور یہ چپکے سے نرم ہو کر برداشت کرے اسی طرح دوسرے تمام امور پر قیاس ہو سکتا ہے۔ اور یہ انسانی برداشت سے بالکل باہر ہین

دراصل کسی کو ناحق طمانچہ مارنا ایک جرم ہے اور اخلاقی تعلیم مین جرایم کے جواز اور عدم جواز کے لئے ان کی خفت اور ثقالت کو ملحوظ نہین کیا جاتا۔ اس مسیحی تعلیم کا ماحصل یہ ہی ہے کہ انسان نہ تو حفاظت خود اختیاری ہی کرے۔ اور نہ اپنے اموال اور املاک اور بال بچے غاصب کے ہاتھ سے بچاوے۔ اور نہ حملہ آور کے حملہ کو روکے کوئی کنوئین مین دھکا دے۔ تو اس مین خود کود پڑے کیا یہ تمام شقین اس مسئلہ کے رواج سے لازم نہین آتین۔ ؟

جو شخص دشمن اور ظالم کے ظلم سے اپنے آپ کو نہین بچاتا۔ وہ دون ہمت اور بزدل کہا جاتا ہے۔ جو اپنی عزت کے لئے غیرت نہین رکھتا وہ بے عزت اور بے غیرت ہے۔ جو اپنے مال و جایداد کی حفاظت نہین کرتا۔ وہ بد انتظام ہے۔ جو لوگ جرایم کے فروغ اور ان کے انسداد کے ذرائعہ اور اسباب سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین۔ کہ جرایم ہمیشہ عدم انتظام یا ضعف انتظام سے جرأت پاکر فروغ پاتے ہین۔ اور انتظام ہوتا ہی اس لئے ہے۔ کہ غیر مستحقون سے حق محفوظ رکھے جاوین۔ اور کسی کو کسی کی حق تلفی کی اجازت نہ دی جاوے۔ لیکن اس تعلیم کا مآل یہی ہے کہ جو جس کی کوئی شے چاہے۔ لے جاوے اور اس کو روکا نہ جاوے۔ اس حکم کے رو سے گویا روکنا گناہ ہے۔

یہ ایک ایسی تعلیم ہے کہ جس کو انسان برداشت نہیں کر سکتا اور کسی حد تک کرے (جو ناممکن ہے) بھی تو زیادہ دیر تک برداشت کرنا قطعاً ناممکن ہے۔ اگر بد انتظامی اور حق تلفی عام ہو جاوے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ تمام دنیا مین غدر اور

بے انصافی عام طور پر پھیل جاوے اور طبایع سے رحم اور شفقت اور ہمدردی بالکل خارج ہو جاوے۔ اور محبت اور تمدن اور احسان دنیا کی ڈکشنریون سے بالکل منہا ہو جائین۔ لیکن جن نتایج کے پیدا ہو جانے کا ہمین اندیشہ ہو سکتا ہے۔ وہ نرے قیاسی ہی نہین۔ بلکہ وہ ایسے ہین۔ کہ جو بدیہہ طور پر ثابت ہو کر اپنی مثالین دنیا مین قایم کر چکے ہین۔ خود یسوع مسیح نے ایک طرف اس تعلیم کو پیش کر کے دوسری طرف اس تعلیم کو پیش کر دیا ہے۔ جو اس کا نتیجہ ہونے والی تھی۔ یعنے "مین تلوار لے کر آیا ہون"۔ مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون۔ مین جدائی کرانے آیا ہون۔ باپ بیٹون اور مان بیٹون مین تفرقہ اور نفاق ڈالنے آیا ہون جیسا کہ اس مضمون کے ابتدا مین لکھی ہوئی آیات سے واضح ہو رہا ہے۔ یعنے وہ یسوع مسیح جس کی اس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو چاہیئے کہ تم دوسری گال آگے کر دو۔

وہ یسوع مسیح جو بھیڑون کا سا حلم سکھلانے کا ذمہ وار ہوا تھا۔ وہ کہتا ہے جنگ و فساد اور لڑائی اور بے امنی اور تفرقہ وغیرہ سے دنیا کو پر آشوب کر دُون گا۔

اگر اس کو اس کا نتیجہ نہ مانا جاوے۔ تو دونون تعلیمین متضاد ہونے کی وجہ سے تعلیم دینے والے پر ایک اور خطرناک دھبہ لگانے کا موجب ٹھہرتی ہین۔

تعلیم کا صحیح مفہوم تو وہی ہوتا ہے جو خود معلم کے عملی نمونہ سے مستنبط اور واضح ہو سکے اور اس سے دوسرے درجہ پر ایسے لوگون کی عملی زندگی مین اس کے اکثر نمونے پائے جائین جن کو اس کے ساتھ ایمانی قرب حاصل ہو۔ پھر ان کے بعد تیسرے درجہ پر عام پیروؤن مین بھی اس کے عمل کے آثار کے نقش نظر آوین لیکن جس قدر وسعت کے ساتھ عیسائی دنیا نے ہادی کے اپنے حالات کی تواریخ کے اوراق کھولے ہوئے ہین۔ ہمین کسی جگہ اس تعلیم کے لفظاً عملی نمونے نظر نہین آتے پہلے تو جناب یسوع مسیح صاحب کی طرف دیکھا جاوے۔ کہ اگر یہ کلام اُن کا ہے تو کسی ایسی حالت مین نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت ان کو کسی سخت مجبوری کی وجہ سے اپنے الفاظ پر ضبط نہ رہا تھا۔ کیونکہ اگر کسی سلامتی کی حالت مین یہ کلام اُن کے دہن مبارک سے نکلتا تو اُس پر خود بھی عمل کر کے دکھلاتے۔ اور اتنے بڑے دعوے کے ثبوت کے لئے طبعی طور پر نشان طلب کرنے والون کو "حرامکار لوگ" یا دوسرے موقعون پر کبھی لوگون کو "سُوَر" اور کبھی اس سے بدتر الفاظ فرما کر اور نبیون کے حق مین پہلے درجہ کی بدزبانی کر کے اپنے حلم کے نمونے ظاہر نہ کرتے۔ آپ کی زبان ایسی حلیم تھی۔ کہ جس حلم سے آپ کی مختلف سوانحمریان۔ جو شاگردون کی لکھی ہوئی ہین۔ اور جن کو عہد نامہ جدید کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بھری پڑی ہین۔ اور زمین رو رہی ہے۔ کہ ایسا تند زبان حلیم میرے فرش پر پھر نہین پیدا ہوا۔ دوسری طرف آپ کا عملی حلم قابل غور ہے اول تو عملی حلم زبان کے انداز سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے اتنے بڑے ثبوت موجود ہین۔ کہ صرف اسی قناعت کی ضرورت ہی نہین یہ کیسا خوب حلم ہے۔ کہ جب بھوک لگے تو شاگردون کو حکم دیا جاوے کہ لوگون کے کھیتون سے بُھٹے چورا کر کھانے کو لے آئین ایسا ہی آپ کے دوستون اور حواریون کے حالات سے واضح ہو رہا ہے کہ ان کو بھی اس تعلیم نے اُلٹا اثر کیا تھا۔ یا اُن کے معلّم نے سمجھایا ہی نہ تھا۔

مسیحی صاحبان یہ کہہ سکتے ہین کہ غاصب پر یہ حکم بھی ایسا ہی فرض ہے جیسے مظلوم پر لیکن اس کے جواب کا مواخذہ ہم پر نہین ہو سکتا۔ اس کے ذمہ وار تو خود وہ صاحب ہی ہین۔ جنہون نے دنیا مین ایسی تعلیم پیش کر کے حملہ آورون کے وجود کو تسلیم کیا۔

یسوع مسیح اور اس کے دوستون اور ان کے پیروؤن کے عملی نمونہ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ اس تعلیم کے یہ معنے جو عام طور پر عیسائی ہمارے سامنے کرتے ہین نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ دراصل اس تعلیم سے اس کی منشا یہ تھی۔ کہ دنیا مین بد انتظامی اور تفرقہ اور فتنہ اور بے اعتدالی کا غلبہ ہو جاوے اور جہان تنگ و تاریک ہو کر تباہ ہو جاوے جو ان کی اس تعلیم سے ظاہر ہوتا ہے۔ جس کو ہم نے اس مضمون کے شروع مین نقل کیا ہوا ہے۔ اس امر کو زیادہ واضح طور پر ثابت کرنے کے لئے ہم متقدمین عیسائیون کے حالات سے موخرین کے حالات تک دیکھتے اور اندازہ لگاتے ہین۔ ہم کو تواریخ بتلا رہی ہے کہ ظلم اور بے رحمی سے کشت و خون سے عیسائیون نے دنیا کو ایسا دھندلا کر دیا۔ کہ اُن کی نظیر کبھی گذری ہی نہین۔ چنانچہ ایک مشہور عیسائی نژاد آرچی انگھ سل اس حالت کا خاکہ ذیل کے الفاظ مین کھینچا ہے۔

ایک لفظ مذہب نے حافظہ کے سارے افق کو جنگ و جدل۔ فتنہ و آشوب۔ ظلم و جور اور کشت و خون کے نظارون سے معمور کیا ہوا ہے۔ اسی ایک لفظ سے وہ تمام سامان سامنے آ جاتے ہین۔ جن سے انسانون نے انسانون پر بیدردی سے ظلم کئے۔ اسی ایک لفظ کے احاطہ مین ہی پچھلے زمانہ کے تمام قید خانے ایندھن اور شعلے موجود ہین اور اسی دایرہ مین آیندہ کا ابدی دوزخ رکھا ہوا ہے۔ ان عیسائیون نے ہمدردی اور حلم کے جامون مین انسان پر اپنی نفرت کا نزلہ گرایا۔ اگرچہ عیسائی لوگ عالمگیر محبت کے وعظ کہتے چلے آئے ہین۔ لیکن دنیا مین جنگ و جدل اور فتنہ و فساد برپا کرنے مین ان کا کبھی کوئی ثانی نہین ہوا۔ یہی وہ حضرات ہین۔ جنھون نے بہت خطرناک تباہ کن آلات حرب ایجاد کئے۔ بندوق طپنچہ۔ توپ۔ بم کے گولے۔ تارپیڈو۔

پٹھنے وغیرہ گوے وغیرہ سب انہیں حلیم مزاجوں کے دماغوں کے نتائج ہیں۔ سارے فنون سے بڑھ کر فن حرب میں انہوں نے وہ کمال پیدا کیا ہے۔ کہ اس کا ثانی نہیں۔ کبھی کسی مسیحی نے اُن بے کس وحشی لوگوں کے حال پر رحم نہ کھایا اور نہ پرانے زمانہ کے عیسائیوں نے کسی دوسری قوم کی حق شناسی کی۔ قدیم زمانہ کے عیسائی تو غیر قوموں سے تلوار اور آگ سے مباحثہ کیا کرتے تھے۔ اور ان کے بعد کے لوگوں میں بھی ان کو نسریشن کا خون جوش مارتا رہا ہے جو عیسائی اپنے آپ کو خدا کا مقرّب سمجھتا ہے۔ وہ دوسرے لوگوں کو حقارت سے دیکھنا فرض جانتا ہے۔ جب ان میں سے کسی کو اس بات پر ایمان ہو جاتا ہے۔ کہ اس کو سچائی خدا سے ہاتھ لگ گئی۔ تو پھر اس میں سے صلح کی رُوح اُٹھ جاتی ہے۔ اس میں وہ حیا نہیں رہتا۔ کہ انسان پُرخطا ہے۔ اُسے اپنے مذہب پر گھمنڈ ہو جاتا ہے اور جاہلانہ ایمان سے ظلم پیدا ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو خدا کا غلام سمجھ کر اور خدا کو ظالم قرار دے کر اس خیالی ظالم کا آپ بھی نہ اختیار کرتا ہے۔ وہ ساری دنیا کے دو حصے کر دیتا ہے۔ ایک حصے میں نیست اور دوسرے میں گنہگاروں کو شمار کرتا ہے۔ ایک حصہ ایماندار اور دوسرا حصہ بے ایماندار لوگوں کا سمجھتا ہے۔

حلیم مزاج عیسائی دنیا نے جس قدر انسانوں کو محض اپنا دین منوانے کی خاطر قتل کیا اور جس طرح دنیا میں طرح طرح کے مکروں سے بد امنی پھیلائی اور تفرقہ و فتنہ و آشوب ڈالا۔ وہ واقعی بے نظیر ہے۔ اس کے متعلق مضمون اُردو ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ دسمبر میں موجود ہے۔ ہم یہاں اس مختصر میں کہاں اس کی تشریح کر سکتے ہیں۔ لاکھوں کیا بلکہ کروڑہا یہودی۔ کروڑہا بُت پرست کروڑہا معصوم بچے اور بوڑھے اور عورتیں ان لوگوں نے بے دریغ تہ تیغ کر دیں اور جس بیرحمی سے مسلمانوں پر ہسپانیہ اور یروشلم کے صلیبی جنگوں کے موقعوں پر ہاتھ صاف کیا۔ وہ بھی صفحۂ تاریخ

پر بہت گہرے اثر رکھتا ہے۔ ان سب کا ذمہ دار صرف مذہبی بزرگوار ہی ہوئے ہیں۔

پس یہ تمام باتیں ثابت کر رہی ہیں۔ کہ اگر دنیا میں مسیح کی کوئی پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہوئی ہے۔ تو وہی ہے۔ جو اس مضمون کی سرخی میں درج ہے۔ والسّلام

خاکسار معراج دین عمر۔

## کابل کی ہندوستانی ملکہ اسپنسر ہز ہائینس امیر حبیب اللہ

خان صاحب والئے کابل کی چار بیویاں ہیں۔ انہیں سے ایک ہندوستانی ہیں۔ جو یوسف خان بارک زئی کی صاحبزادی ہیں۔ حرم سرا وہ ہندوستانی ملکہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اُن کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ وہ تعلیم یافتہ ہیں اور باحیا لیڈی ہیں۔ انہوں نے ایک ہندوستانی مکتب میں تعلیم حاصل کی تھی۔ وہ پڑھی لکھی ہیں گانا جانتی اور پیانو بجا سکتی ہیں۔ وہ افغانستان کے سیاسی حالات سے واقف ہیں۔ جیسی کہ وہ امور خانہ داری میں ماہر ہے۔ وہ حکمران افغانستان رعایا اُس کی رعایا یا اُس کے انتظام حکومت کو پسند نہیں کرتیں۔ جب امیر صاحب کو اس بات کی اطلاع ہوئی۔ تو وہ اُن کی چاہتی بیوی ہونے کی عزت کھو بیٹھیں۔ اب وہ درجہ دوم کی بیوی خیال کی جاتی ہیں۔ علمائے دین نے امیر صاحب کو چار بیویاں رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔ "ہندوستانی ملکہ" کو اس کی ہزار روپیہ سالانہ الاؤنس ملتا ہے۔ اور سب سے بڑی بیوی کو جو چاہتی بیوی ہے۔ ایک لاکھ روپیہ سالانہ دیا جاتا ہے۔ درجہ سوم کی بیوی کو بیس ہزار اور درجہ چہارم کی بیوی کو چودہ ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ چاہتی بیوی کے پاس کپڑے سینے کی مشین ہے۔ جس سے وہ اپنے بچوں کے کپڑے خود تیار کرتی ہیں۔ "ہندوستانی ملکہ" شاہی نسل سے ہیں۔ اس لئے وہ شاہانہ طریقہ سے رہتی ہیں۔ وہ ایک بہت بلند حوصلہ خاتون ہیں اور انگریزی کپڑے پہنتی ہیں۔ جو تین برس پیشتر پہنے جاتے تھے۔ امیر صاحب عورتوں کے لباس میں بڑی سختی برتتے ہیں اُن کا خیال ہے کہ نسوانی حسن کو چھپانا چاہیئے۔ نہ کہ اسے دوسروں پر ظاہر کرنا چاہیئے تین برس ہوئے امیر صاحب کو معلوم ہوا کہ عورتیں اپنے خط وخال کی موزونیت کا ایک خطرناک استعمال کرتی ہیں۔ اُسی وقت حکم دیا کہ سفید برقع کی بجائے خاکی پہنا جائے اور اس کے خلاف دیکھا جائے تو پچاس روپے جرمانہ کیا جاوے۔ اس پر نوجوان عورتوں نے بہت واویلا کیا اور فرمان پر ہزار بار لعنت بھیجی۔ (پیسہ)

## رسید زر

- ۱۳- نومبر ۱۹۰۶ء عہ ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب ۱۲/ سے ر
- ۱۲- " " " عہ مولوی عبد اللہ شاہ صاحب عہ ر
- ۱۲- " " " ۱۰۸ عبد الرحمان صاحب سے ر
- ۱۲- " " " ۱۱۹ زین الدین صاحب سے ر
- ۱۲- " " " ۲۳۲ نواب محمد علی خان صاحب عہ ر
- ۱۳- " " " ۱۲۴۳ امام بخش صاحب ۸/ عا ر
- ۱۳- " " " ۱۲۴۵ نواب برق الدولہ صاحب سے ر
- ۱۳- " " " ۱۲۴۶ شیخ شبراتی صاحب سے ر
- ۱۳- " " " ۱۲۵۳ نبی بخش صاحب ۱۲/ عا ر
- ۱۴- " " " ۱۲۵۵ ماسٹر عبد الرحمان صاحب عا
- ۱۴- " " " ۱۲۵۲ ملک کرم الٰہی صاحب سے ر
- ۱۵- " " " ۱۲۷۹ نبی بخش صاحب ۱۲/ عا ر
- ۱۵- " " " ۲۸۲ عبد الرحیم ولد خلیفہ نور الدین صاحب عہ ر
- ۱۵- " " " ۱۲۸۲ شیخ عطاء اللہ صاحب سے ر
- ۱۶- " " " ۲۴ غلام محی الدین صاحب ۱۲/ عا ر
- ۱۶- " " " ۱۳۰۵ بابو محمد فضل صاحب سے ر
- ۱۷- " " " ۳۱۷ ملک میر بخش صاحب سے ر
- ۱۷- " " " ۵۸۲ نذر محمد صاحب سے ر
- ۱۷- " " " عہ عبد المجید صاحب سے ر
- ۱۸- " " " ۱۶ مولوی عبد العزیز صاحب ۱۲/ ر
- ۱۹- " " " ۳۰۶ شیر داد صاحب ۸/ عا ر
- ۲۰- " " " ۲۴ منصف علی شاہ صاحب ۱۲/ عا ر
- ۲۱- " " " ۱۲۴۳ منشی محمد بخش صاحب سے ر

## سچے کو ہمیشہ راحت ہے

سرمہ سلیمانی - امراض چشم کا جانی دشمن - اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماویں اول مفت منگا لیجئے۔ دیکھئے پھر کسطرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند سے استعمال سے۔ جالا پھولا دھند - غبار - خارش - پڑبال - آنکھوں سے پانی بہنا نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے۔ پھر قیمت دیکھئے صرف ۸ر فی تولہ

سنون دنداں - لو یہ وہ سنون ہے۔ جسنے منگایا وہ خط اٹھایا کہ پہر دانتوں کی شکایت زبان پر نہ لایا بس ہمارے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مریض درد داڑھ میں یا انقاقبہ میں۔ کہلن دنداں یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت ڈاڑھوں سے خون آتا ہو یا مسوڑھے پہولتے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض سے برا اور دانت مثل گوہر آبدار۔ قیمت ۴ر فی بکس

بکس محافظ نسل - یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے مایوس مریضوں کو در مقصد پہونچایا ہے اور مہلک سے مہلک جریان - کمی باہ - سرعت - نامردی - کمی وغیرہ مرضوں کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے۔ اب نامردوں کو مژدہ ہو کہ یہ اسکی موجودگی میں مایوس نہ ہوویں اسمیں مفصلہ ادویات محفوظ ہیں۔ سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی - آب حیات جنکی علیحدہ علیحدہ قیمت صہ ہے سکہ اگر صحت میں کسیقدر کمی ہو تو باقی دوا مفت ارسال ہو گی۔ مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔

نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

## اخبار بدر ایک ماہ کے واسطے مفت

جو صاحبان ابتک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں اور ایکسال کا چندہ پیشگی عطا فرماویں یا بذریعہ وی پی منگوائیں انکا ارسال کردہ چندہ [illegible] کا چندہ شمار ہوگا اور [illegible] کو جسقدر اخبار انکی درخواست کے دن سے لیکر اخیر [illegible] تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب بے قیمت ہونگے لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ ملسکیں گے۔ درخواست بھیجنے کی تاریخ سے لیکر اخیر [illegible] تک کے پرچے مفت ملتے ہیں۔

منیجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

## ایک ماہ کی مزید رعایت

### ماہ شوال میں رعایت

چونکہ اس رعایت کی بعض دوستوں کو بروقت اطلاع نہیں ہوئی۔ اس کے واسطے ایکماہ اور زیادہ کیا گیا

### براہین احمدیہ مکمل نئی اصلی قیمت صر

رعایتی عا - جلد کی قیمت ۱۲ر

### درثمین (مکمل) ۱۲ر

جسمیں سب شائع شدہ نظمیں ہیں اور حال ہی میں میاں معراج الدین صاحب عمر نے چھپوائی ہے

قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنہ محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ رعایتی قیمت ۶ر اور بے جلد کے ۴ر

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

### کارخانہ دوائے محمد بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری۔

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہو گی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے انکا علاج اندک خرچ دوا سے کر لیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر - محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

### روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

منیجر روزانہ اخبار عام

### روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک انگلش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل اعلیٰ درجہ کا ہے - رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوجاتی ہیں اسلئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ر پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ - منیجر روزانہ پیسہ اخبار

صحت کے قائم رکھنے کیواسطے تمام ضروری باتوں کا ذکر ایک رسالہ میں ہے جو کہ درخواست کنندوں کو مفت دیا جاتا ہے

منیجر رائل میڈیکل ہال جگادھری ضلع انبالہ

لوہے کے خراس آٹے کے پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۱۲ سیر پختہ پس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً ۲ من ۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ [illegible] اور درجہ دوم مبلغ [illegible] مبلغ [illegible] بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ [illegible] بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

جو صاحب جگہ جگہ روپیہ ضایع کر کے مایوس خاطر ہو گئی ہوں انہیں قسم ہی خداوند کریم کی جب تک اسکی آزمایش نہ کریں ہرگز ہرگز بد ظنی سے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرب مرکب اپنی خوبیوں سے ہر دلعزیز ثابت ہو چکا ہے

# یاقوت مروارید مرجان یشب کہربا کستوری زعفران

وغیرہ وغیرہ کا مجرب مشہور آفاق مرکب

روح کی ایک لطیف غذا ہے — مردہ دلوں ہیں ایک نئی زندگی بخشتا ہے — جوانی کی روح بڑھاپے کی جان ہے

# مفرح عنبری — مفرح عنبری — مفرح عنبری

وزن فی ڈبیہ ۵ تولہ — خوراک دو ماشہ

## قیمت قیمت

فی ڈبیہ پانچروپے (صہ) تین ڈبیہ تیرہ روپے (للعہ ۱۳) ایکدرجن ڈبیہ (صہ ۵۰)

**مفرح عنبری** میں خداتعالے کے احسان وکرم سے وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جنکے حاصل کرنے کے لئے اہل ملک نے لاکھوں روپے یورپ اور نیز جھوٹے اشتہاریوں کی نذر کئے ہیں۔ خدائے کریم کے فضل سے اب چونکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں مفرح عنبری کا تجربہ وسیع پیمانے پر ہو چکا ہے۔ اس لئے مجھے اسکی تعریف میں صفحہ سیاہ کر کے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجایش ہے۔ کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اسکو ختم کرتا ہوں +

**مفرح عنبری** وہ جوہر ہے جسکے استعمال سے تمام قوائے دماغی میں ایک سریع التاثیر تحریک پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں۔ خیالات اعلے و مفید سوجھتے ہیں دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خداوند تعالے نے نئی زندگی عطا کی ہے۔ ضعف دل بے چینی۔ پراگندہ خیالی وغیرہ دور کرنے کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے +

**مفرح عنبری** کے استعمال سے ضعف دماغ۔ جریان رقت و سرعت۔ کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فایدہ پہنچتا ہے جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا کثرت مباشرت سے جو دماغ۔ گردوں اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے +

**مفرح عنبری** جن کے اعصاب میں بوجہ کوتاہ اندیشی غلط کاری۔ عیاشی۔ کثرت محنت دماغی۔ رنج و فکر وغیرہ سے کمزوری آجائے اور جسم میں کمزوری واقع ہو ان کے لئے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے نظیر مرکب ہے۔ مردانہ طاقت بھرپور۔ چہرہ سرخ و پر نور ہو جاتا ہے +

**مفرح عنبری** خون پیدا کرنے اور مادہ تولید کے بڑھانے میں ایک عجیب الاثر مرکب ہے۔ امیروں۔ وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں۔ غرض کل دماغی محنت سے کام لینے والوں کو جو اپنی صحت کی قدر کرنا چاہتے ہوں اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے +

**مفرح عنبری** اُن مستورات کے لئے جنکے بچے کمزور۔ لاغر پیدا ہو کر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے اور بعض کے ضایع ہو جاتے ہیں یا جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو انہیں بلا تامل اس جوہر اکسیر کو استعمال کرنا چاہئے تاکہ بفضل خداوند کریم ان موذی امراض سے نجات پاکر گوہر مقصود حاصل ہو +

**مفرح عنبری** کمزور۔ نحیف البدن۔ بچوں کے لئے ایک خوش مزہ۔ خوشبودار۔ خوش رنگ مٹھائی کی مٹھائی۔ دوائی کی دوائی۔ غذا کی غذا ہے +

**مفرح عنبری** نزلہ۔ زکام۔ درد سر۔ ہسٹیریا یا بائو گولہ کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظیر ہے +

## قابل دید

عالیجناب مولوی محمد حسین صاحب ... رئیس ... [illegible]

عالیجناب ... رئیس اعظم ... بہادر ... [illegible]

عالیجناب ... کالی پرشاد صاحب ... [illegible]

الغرض ... [illegible]

## پتہ:- حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا